رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳



مضامین

بابتہ ۱۵ ماہ اگست [illegible]

نقاش الظرفا

ملک اطالیہ کا مشہور سیاح [illegible] نے بیان کیا:

اسکی صلیبی [illegible] کا جزیرہ ہے جو ولایت جنیوس کا ایک حصہ [illegible] اطالیہ ایک بوٹ سے مشابہ بتایا گیا ہے۔ اور یہ صقلی کے اس حصے میں بوٹ کی نوک کی طرح گیتی ہے جس کا نام [illegible] تہذیب ہے۔

[illegible] پاؤں کو ایک گھٹنے پر رکھ کر [illegible] دیکھو کر بوٹ کی [illegible] کی حد بندی کرتی ہے [illegible]

۲۔۔۔۔ تمام [illegible] کے [illegible] کے تصرف میں ہے اور [illegible] دریا کی سمت [illegible] پاؤں کے درمیانی نچلے حصے میں [illegible] قدم پنڈلی کے حصے سے ایک ٹکڑا [illegible] جو گھٹنے کے اوپر تک پہنچتا ہے اور جو ایک [illegible] کے قریب [illegible] تک پہنچتا ہے۔

[illegible] کا [illegible] ٹکڑے میں آباد ہے۔

[illegible] کے قبضہ اقتدار میں ہے [illegible] حصے کی شمالی سرحد سے [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] کے شمالی سمت [illegible] چلا جاتا ہے۔ اسکے ایک جانب [illegible] ہے اور دوسرے [illegible] کی حد بندی میں ہے [illegible] کے نیچے سے [illegible] کے پیچھے [illegible] کی حد بندی اس مقام پر [illegible] سلطنت کی ختم ہو جاتی ہے [illegible] سر [illegible] کی سمت [illegible] تمام

[illegible] ہاتھ [illegible] حد دریا کی حدود ہے [illegible] حد جیسا کہ [illegible] سلام ہے [illegible] حد کی [illegible] سلطنت کا ایک [illegible] اب تک اسکے [illegible] در میان [illegible] لیا [illegible] کا [illegible] ناظرین [illegible] اب آپ نے [illegible] صاحب [illegible] کو [illegible] کر [illegible] تک اپنا [illegible] پاؤں [illegible] گھٹنے سے [illegible] تک نہ جانیں۔ اگر جناب کی [illegible] کی [illegible] نہیں [illegible] ضرورت [illegible] ایک کمل [illegible] دونوں [illegible] کے درمیان آ جائیگا اور آپ [illegible] کی [illegible] آسانی سے کر سکینگے [illegible]

اطلاع نامہ بنام واشان نسبت تعیین تاریخ سماعت درخواست اپیلانیہ

(دفعہ ۹ ایکٹ نمبر [illegible])

بعدالت صاحب [illegible] بہادر مقام [illegible]

درخواست [illegible] نمبر ۱ [illegible]

[illegible] سکنہ [illegible] پرگنہ [illegible]

بنام [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] درخواست کی ہے [illegible] نمبر [illegible] واشان میں [illegible] کی ہے اور [illegible] سماعت درخواست [illegible] اگر [illegible] حاضر ہو۔

آج بتاریخ [illegible] ماہ اگست [illegible] بمہر و دستخط [illegible] عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible] انگریزی

مہر عدالت

قطعہ [illegible] خاوند [illegible]

ہر کہ [illegible] را آئینہ [illegible]

(ترجمہ) [illegible]

[illegible]

بالے پن کا بیاہ اور منطق آسا بیگم

شوہر صاحبہ جن کے پاس [illegible] کا ہی گائی [illegible] ذمی کا [illegible] قانون تھا وہ نہیں انہیں [illegible] اپنی ضرورت کے مطابق قانون بنانا چاہیے کہ کبھی [illegible] ضرورت [illegible] مسلمانوں کے پاس ایک کمل قانون موجود [illegible] کرٹ [illegible] منطق [illegible] کی ضرورت نہیں۔ آجکل [illegible]

(دست [illegible] کے ہے)

سمن برائے انفصال مقدمہ

(آرڈر [illegible] مجموعہ ضابطہ دیوانی [illegible])

[illegible] نمبر ۳

بعدالت جناب [illegible] صاحب [illegible] اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول [illegible] مقام [illegible]

[illegible] تحصیل [illegible] علی [illegible]

[illegible] مدعی

[illegible] مدعا علیہ

[illegible]

[illegible] حاضر ہو کر [illegible]

[illegible] جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible] انگریزی

مہر عدالت

[illegible]

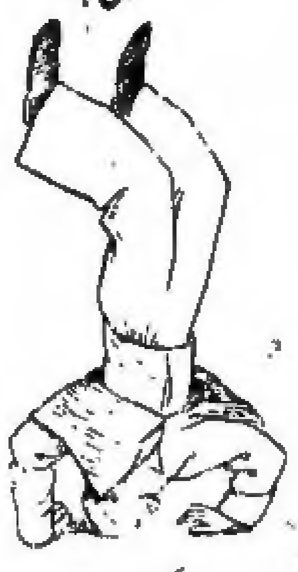
جو صاحب نہاری عطار یا عطاروں کے [illegible] حافظ سید احمد رفیع صاحب [illegible] باغ لکھنؤ کو دیجئے [illegible]

مسلمان بھی اس ہنگامہ میں شریک ہیں کہ ایک نیا
قانون گرمی کی شکاری کے خلاف بنایا جا رہا ہے۔ انکے
پیشِ نظر یہ ہے کہ شکاری پولیس اور حاکموں کے ساتھ ایک
نئی کنڈ بٹ [illegible]
جمع کرتے ہیں۔ ہندوؤں کے بیان [illegible]
[illegible]
[illegible] نقصان کو
روکیں۔ [illegible]
ہی پھول پھل نہیں لگتے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
آتی ہے۔ گرم ملکوں میں [illegible]
کے بعد پھل دیتی ہے۔ پھل آنے کے [illegible]
ہیں کہ اب [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دنیا میں ہر عورت کو اپنی زندگی میں اس وقت
کا سامنا کرنا پڑتا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]

ہیں کیسی گزری [illegible]
ہے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
کے سکتا [illegible] اور
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]



مکالمہ

"ملکی کونسل کی صدارت۔ آسمان رفتار"

گر پائے کنند بجائے سر — در راہ طلب [illegible]
کہ ہمی [illegible] — [illegible] سر [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کسی [illegible] کی عقل [illegible]
دیکھتے ہی [illegible]
[illegible]
[illegible]
تعلیم پوری کر چکے تھے ایک نوجوان [illegible]
صورت [illegible]
[illegible]

جواب دیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
نہیں سکتا۔ آخر اس نے جب [illegible]
[illegible]
کی سند [illegible]
صاحبزادی کی وکالت کے لیے منتخب کیا [illegible]
پٹ [illegible] مگر شاگردوں نے [illegible] صاحب کی [illegible]

ہم سے

انگلش اخبار [illegible]
تجربے کے کان یہ آواز سنتے ہیں عقل کی آنکھیں
[illegible] جاتی ہیں [illegible] کی بات ہے
ہو چکے کیسے ہو سکتا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حکم قرار داد دیوالیہ

بعدالت صاحب ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر [illegible]
درخواست دیوالیہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حکم دیا جاتا ہے کہ [illegible] دیوالیہ قرار دیا گیا
[illegible]
دستخط [illegible]
[illegible]

نذر کیا کہ رنیہ ہو جانا چاہیے۔ یہاں ہر کس کی رقم کے سوا اتفاقاً کیا اکیسوں روز بیٹا گزر صدر نے اپنے قبضے میں لے کے۔ ڈیڑھ ساعت میں زمیں کیا کیا ہو کیا تو عمر سب نے بیٹھ کے زرش جان کیا۔ غلام بھوئی مردی صاحب نے اپنا خاص حجرہ وسط و دھن کھلوانے کی اطلاع سید میں جا کے مہور ہے اور تزک کے دو گز سال کی ایک تجر حجرہ کے دروازے پر آواز ہوئی۔ کہ جو کیا گیا ہو (ا ور لاؤ ل جاو وقت اصطلاح ذات ہو۔ نماز وضو) ور حسن دو رعنا نے غسل کیا۔ نماز پڑھی۔ مگر کوئی نئی بات ہی نہیں ہوئی۔

جمہور ستانوں میں نکاح بیوہ ایک عظیم مرحلہ کہا جاتا ہے اسی وجہ سے ذہنیں بٹی گئی ہیں۔ اس قصے کو غور سے پڑھیے کہ آپ کو معلوم ہو گا کہ ان سوروں میں قدرت نے جو سہولتیں رکھی ہیں اسلامی کالوں میں ان سہولتوں کی رعایت موجود ہے۔ اور ایسی صورت میں کردی ہے کہ دو مریا عورت جو کوئی ایک خلاف ہونے کا دار رکھا اپنا جھگڑا پھر سے گا۔ سب سے بڑی رسوائی یہ ہو گی کہ دین کا افلاس ظاہر ہو گا لوگ کہیں گے وہ

سوانح امیر مینائی

جامع کمالات حضرت امیر مینائی کی سوانح عمری اور ان کے جانشین حضرت جلیل کے قلم سے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب کس مرتبے کی ہو گی۔

انقلاب میں ایسا زبردست کلام پیش کیا گیا ہے جس کی نظیر دنیا بھر ادب میں نہیں مل سکتی۔ اور ہر تصنیف پر موصوف نے جو ریمارک ریویو کیا ہے وہ خاص قدر و عظمت رکھتا ہے۔

کلکتہ کی شاعری کی عبرت انگیز دولت کا ابھرتا نمایاں طور سے جس نے دیا ہے وہ یہی کتاب ہے قیمت دو روپیہ

الملتمس

سید انوار الدین حسین بیگان نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل محلہ سلطان پورہ حیدرآباد دکن

وہ بھی دوکان بیٹھا کہ ان۔ جو بیس دوست کرتے تھے جو دین ایسا کامل اب ایک کہ جس چیز پر آج دنیا کی آبادی کا دار و مدار ہے یعنی شادی بیاہ وہی ہمارے دو مریدوں سے نقل اور کانوں کی بھیک منگے ہم تیرے (باقی آئندہ)

افادہ

کیا تھا کہ جبل اس سال سوناں کی خبر کج

مدر ہنگ میں ایک مشاعرہ ہوا جس کے طرح نامی گرامی شعروں نے طبع آزمائی کا ارادہ کیا چنانچہ پنچ نے بھی چند خوش طبع ظریف کے سامنے یہی ڈال الطاف استاد صاحب کی خدمت میں بجائے اصلاح ارسال کیے نزاکت قسمت سے غزل جب دستیاب ہوئی جبکہ مشاعرہ کا جلسہ ان تک ہو چکا تھا چنانچہ اس غزل کو ناظم کو اور دو کہ کر اپنے پنچ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کیونکہ نمبر مشاعرہ گزشتہ سے جو غائب ہو رہے تھے تو آپ تشریف لائے ہیں اور لطف یہ ہے کہ عذر غیر حاضری نامہ بھیجا ہمکو آگاہ کیونکہ خاطر کرنا ضروری ہے اور غزل ارسال خدمت کرتا ہوں اب آپ اسکو اپنے جال جہاں چاہیں کا فسانہ تصور فرماویں یا اخلاقہ کا کھانا۔

بکھ فرق گیا جو آپ کے خنجر کی دھار کا
ہے جان من قصور بسا سر و دار کا
آیا فسانہ سنگ سے کی بہار کا
دل میں خیال آ گیا رخسار یار کا
جب میں پکارتا ہوں تو کہتا ہے یار کا
کمبخت ساتھ ہو گیا کیسے گنوار کا
القصہ زلف صنم کی جھلک ہے قتل
عشاق اسکو کہتے ہیں بچھو ہے مار کا
کیسے تکالیں ہر شیخ کے سوال کو
اچھا تھا سبب مریدی رانہ ادار کا
کہدو رقیب کو تو بچا ہے کہیں خفا
آئے خیال تیغ نظر کی جو دھار کا
ہائے میاں کی شکل سے آئے وہ بام پر
قتل ہر طرف سے ہو نہ لگا دھو بار کا

الفت کے انڈے رہتا ہے پنچ سوچ و درود
ہوتا نہیں گزوک وہ ہے شاید مزار کا
اک تحمل ذرا کے پی کی شام کو کہا
مضمون وہام دو سا سنا دست چار کا
پھولوں کا بار ڈال کے نکلے گلی میں وہ
رنڈے بچارا تھے اپنے فصل بہار کا
ہو جاشیے وصل سے واقف ہوا کبھی
مولا وہ سا اثر لطف چشمی اچار کا
اجرت ہے جو وہاں کی عنصر نہ گا تھیے
سیکھا طریقہ آپ نے شاید چار کا
دریا میں آ گیا مجھے زلف صنم کا دھیان
نقشہ الٹ گیا جو گرے پیچوار کا
دیوانہ ہم سے دریا جو میں کر خیا تنگ میں
جس پہ گیا بجھا نام ہوا آبشار کا
ہم گھوم شام سے پلٹ ہی گئے گھوم گام کے
لیکن پتہ ملا نہ کہیں کو لے یار کا
اب ہم نے اک صنم سے لگایا ہے اپنا دل
تعجب کمان کا ہم تو چلے اب دو دار کا
ہے شرط آگی بچل میں وہ پیچے قدر دل
کیونکر زمانہ ہو منتشم دور مار کا

مرزا ماجد حسین منتشم کہنہ حضرت نزاکت ڈاکٹری
وزیر گورو والا جنگ

لے جہاں لگی کسی رنگی والے سے وہ دو ہستی کرو۔
کے ہیرمان کی باشندی
کے دیسپ پر تھا دیا ہوا
کے بیوا کہنہ پاسا کا یعنی ہمند بھیا ہوا (ان)
ھے نقل کرکے باشندہ
لے پشینہ آتی۔
کے ایک پہاڑ کا نام ہے دس کا حصل ایک جاتا ہے جس کا اخراج فلاں حصہ ہے جسکا اصل ماجد نجم پرانا ہے
ھے ایک پہاڑ کا نام ہے جس کا ۲۷ کا ہزار فٹ بلندی Elevation ہے اور اپنی پہاڑی کے E.H.R ہے جو کہ دنیا کے ہستیوں سے اونچا ہے۔

منتشم

سوانح امیر مینائی مرحوم

جناب منشی امیر احمد مینائی امیر ان شعرا میں ہیں جن پر لکھنؤ فخر کرتا ہے حضرت جلیل ان کے جانشین ہیں جناب نے اپنے حضور مرحوم استاد کے حالات کا چہرہ لکھ کر شائع کیا ہے۔ اشعار کا منتخب کلام بھی جنرل کی کتاب ہے۔ اگلے زمانے کے اردو پنچ نے حضرت مینائی کے کلام پر اکثر گفتگو کی ہے مرحوم نے کبھی جواب نہیں دیا مگر اردو پنچ کو دیکھا ضرور۔ شعرالہند نے جیسا ابرالہند کہنا چاہیے نہیں جو اپنی ذات کی غرض رکھا ہم خیال کرتے ہیں کہ اگر ابرالہند کے مصنف علام کو قابل التفات نہیں خیال فرمایا تو نہ سہی اس کتاب میں جس قدر شعر وغیرہ سال سے برابر لکھا جاتا ہے ان اعتراضات کی جانب ضرور توجہ کی جائے گی۔ مگر افسوس کی بات ختم ہو گئی اور ہیچ دفعہ۔ علاوہ اس کے کہ کتاب میں اور کوئی عیب نہیں فاضل شاگرد نے استاد کے حالات بیان کیے ہیں وہ صحیح ہیں۔ امیر مینائی جس قدر کلام کے اساتذہ میں سے تھے وہ ہمارے تعارف کے محتاج نہیں۔ کاغذ اور چھپائی عمدہ ہے مگر چھپائی کا بڑا عیب یہ ہے کہ لکھنؤ میں کاتب بہت ہی ناصاف ہیں منتخب کلام میں انتخاب کرنے والے نے اپنے ذوق کا زیادہ لحاظ رکھا ہے پھر بھی جو کچھ ہے غنیمت ہے کتاب سوانح جناب نواب فصاحت جنگ بہادر استاد السلطان سے روپیہ قیمت پر مل سکتی ہے۔

آخر میں جناب استاد السلطان سے التماس ہے کہ وہ اس کا رنگ دیکھیں زمانہ ایک سی رفتار پر نہیں رہتا۔ امروز میں الفاظ کی جانب ان اشخاص کی بہت سے توجہ کیا جا رہا ہے جو حسن و قبح الفاظ کے سمجھنے میں اردو جانتے ہیں فارسی نہ عربی۔ سواے زبان سے نابلد ہونے کے اور بعض تعلیم یافتہ لوگوں کے سمجھ جاتے ہیں۔ کوئی حد ہے کہ کیا حق ہے کوئی اخلاق جذبات یا انقلاب صرف ایک بے وقت رہے جب تک اگلے سخنوروں کا کمال پامال نہ کیا جاتا۔ چنانچہ کوئی مسلم الثبوت استاد اگلے وقتوں کا باقی ہے اور نہ مرحوم سے محفوظ نہیں رہا انداز

سکان پر تیز ہے۔ ما حصلہ اردو زبان کا پچھلا شعر مطلب ہے خلاصہ کوئی تمیز نہیں اعتبار کی اب پاکیزگی اب ادبی رفتار ہے جیسے سلیس میں دشوار ہوگی ہے بلکہ ان سکان ادبی کا شمار نہیں برخلاف اس کے ہوا ہے کہ بعض فرقوں نے کہ ہم اپنے ملکی میں لائے تھے اگر زیادہ برا لایا سکے گئے وہ اسی طرح بڑھیں گے ہار مستک کو دیوانہ ہے کہ بعض انسان برا ایمان کا الفاظ جانیں اور اصلاح کیا دیتے ہیں کہ سارا جملہ بے معنی ہو جاتا ہے یا اردو نہیں رہتا۔ یعنی وہاں میدان مطلق انسانیت کی طرف مائل ہے۔ یہاں اچھے بھلے میدان نازک خدا جانے کیا ہو گیا تجب نواب فصاحت جنگ بہادر مرحوم امیر احمد مینائی کی محترم نسل اس فصاحت کے دفینے پر کھڑے ہیں گویا اور مرحوم ہیں۔ اے حضرت ہمارے امیر مرحوم نے اردو کی جتنی خدمت ہو سکی انھوں نے کی۔ آپ

کیا کرتے ہیں؟

نواب اختر یار جنگ بہادر منشی ... مرحوم نے بھی جو دیا ہو انھوں نے اپنے والد مرحوم کے حالات میں لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کچھ آ گئی نہیں کر سکے نہیں خدمت سخن کی دیکھ سکتے ہیں اور اگر بات ہو آ جائیں آپ ان کی زبان پر نظر رکھتے ہیں۔ مگر وہ علامہ زبان کی خدمت کو بھول نہیں گئے منشی امیر احمد صاحب منشی مینائی مرحوم ہیں وہی مرحوم جو کسی زمانہ میں مرجع اہل علم تھا اب منشی الیس نواب صاحب کے لیے بھی ... اردو کی حال پر نظر الغرض اہل علم کی حال پر توجہ ... امید ہے کہ اردو شاعری کی جانب سے توجہ ... کوشش فرمائیں گے ... کی امید ہے ہمارا نہیں ہو سکتی ... کی خاطر جس پر یہ مرحوم والد فخر کرتے تھے۔

[پیوست حکم ۔۔۔۔ کے ہے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

در عدالت ... مجسٹریٹ ... دیوانی سنہ ۱۹۱۸ء

نمبر مقدمہ ...

[illegible]

بنام

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم ... گوڑگاؤں

[پیوست حکم ۔۔۔۔ کے ہے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

در عدالت ... دیوانی سنہ ۱۹۱۸ء

نمبر مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم ... گوڑگاؤں



لارڈ اِرون۔ اپنا دل دکھانے آیا ہوں۔ کمبخت، ہندوستانیوں کی بغاوت گھسی ہوئی ہے۔

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ۔ ہاں جناب آپ کا دل صاف ہے۔ نئے نئے قانون کی رگڑ سے یہ تصویر مٹ جائے گی۔


ز غارت چمنت بر بہار منت ہاست   کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند
کارخانہ اصغر علی محمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطر میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے

دہلی زبان کا گھر والوں کے سامنے
لطائف حضرت مولانا کے سامنے

یہ شکل سے کیوں ہے [illegible] ۔ مسل بھی
لطائف ہیں اہل علم کو گر [illegible] جہاں بھیجا
اور [illegible] کی بڑی [illegible] ہے ۔ ایسے ایسے اور [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
[illegible] کر گئے ہیں ۔ ایک کتنا ہے [illegible]
[illegible] ۔۔۔ ذرا [illegible]
[illegible] حالانکہ [illegible] عرب کو دہلی [illegible]
ہوتا ۔ رفیق صاحب اور اُن کے [illegible]
ایک عجیب مجموعہ لطائف ہیں امانت ہے کہ ہم سلسلہ
ان کی اشاعت کریں ۔

[illegible] اقتباس جناب [illegible] اور ان کے
دوسرے بھائی بھی اُردو کی اس خدمت کی طرف
متوجہ نہیں ہیں حالانکہ یہی غریب اُردو ہے جو ہر روز
[illegible] کے [illegible] نامی کا ذریعہ ہوئی ۔ آپ کہیں گے
کہ لکھنے بیٹھے کتاب کا ریویو اور شروع کر دیا اور [illegible]
تبصرہ ۔ مگر حضرت داروگان [illegible] کے ساتھ ہی اصلی
اردو کا ذکر ہمارے نزدیک ضروری تھا ۔ خوشامد
ہمیں نہیں آتی ، صاف صاف کہتے ہیں چاہے کسی کو ناگوار
ہو یا نہ ہو ۔

اتاگے

٭ جناب مخاش کرانی [illegible]
آپ کے [illegible] سے [illegible] ہو کر اتاگے
ایک [illegible]
[illegible] ہے ۔ اصل حقیقت اور ان کا
حال معلوم نہیں ۔ مگر [illegible] نہیں
ہیں ؟ جہاں [illegible] ایک [illegible]
[illegible] تحقیق [illegible]
ہے کہ [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی ۔ اب [illegible]
[illegible] کو [illegible]
[illegible] ہو جائے ۔

گئے ۔ انھوں نے بھی [illegible] کی تفصیل [illegible]
ہے [illegible] کہ گویا [illegible]
جہاں ہم کبھی کبھی کہ بیٹھتے ہیں یعنی جب [illegible]
بڑوں سے آخر فرق [illegible] کا
فرق [illegible] ہے ۔

کسی بچے کو [illegible] اول کا جواب
ہو گا ۔ اتاگے یعنی [illegible] ۔ الغرض آپ
کہیں اچانک سانپ نکل آئے یا [illegible]
[illegible] اتاگے ۔ سے کیا کچھ
[illegible] ہو جائے گا
[illegible] ۔ اتاگے ہو گا ۔ کوئی [illegible]
کے سارے مرغیاں [illegible] کی سمجھ میں [illegible]
آسکتا ہے کہ اتاگے ۔

جہاں بی بی [illegible] تو اتاگے کہ جواب
میں ۔ اتاگے [illegible] سکتا ہے ۔ کوئی [illegible]
[illegible] دکھائی دے تو اتاگے سے اس کی [illegible]
کی جائے گی ۔

الغرض طالب علم کی لنگی اور اتاگے ایک ہی نسل سے
ہیں ۔ اتفاق [illegible] ایک طالب علم نے لنگی [illegible]
کے لیے ڈال دی [illegible] لنگی [illegible]
کر لے اڑی ہوگی ۔ طالب علم [illegible] صاحب کو [illegible]
[illegible] ۔ اس کے بیان [illegible] ہو گئی ۔
ایک [illegible] ۔ ایک [illegible] ۔ ایک [illegible]
ایک [illegible] ۔ ایک [illegible] ایک [illegible]
[illegible] ایک [illegible] چادر ۔ ایک [illegible] ایک
[illegible] ۔ ایک [illegible] ۔ ایک [illegible]
[illegible] ۔ ایک [illegible] ۔ ایک [illegible]
[illegible] ۔ ایک [illegible] تکیہ ۔ ایک [illegible] ایک
[illegible] لنگی ۔ میں آپ [illegible] اٹھانے گیا
[illegible] میں لایا جائے ۔

مولوی صاحب بیچارے اپنی غفلت [illegible]
گھبرائے کہ [illegible] میں آ جکیک [illegible]
[illegible] گرد [illegible]
[illegible] کے مال [illegible] برآمدی کی ۔ طالب علم
سے کہا میاں [illegible] ہیں [illegible]

ایک [illegible] ایک چادر ہے اور [illegible]
ہے [illegible] ایک [illegible] ہے [illegible]
ایک لنگی ہے [illegible] ۔ ابھی [illegible]
[illegible] کہ بجائے اپنی چوری آپ ہی کھول ۔
لنگی کر دیں [illegible] سے پیچھے آ رہی اور [illegible] صاحب
نے سمجھتے ہی [illegible] گیا سب [illegible] گیا ۔

مولانا [illegible] کیفیات [illegible]
کے [illegible] کلمات کسی زبان اور لغت میں [illegible]
کہ سب ہمارے [illegible] بھائیوں کے ۔ اتاگے [illegible]
ہیں ۔ تعجب ہے کہ [illegible] ہونے پر بھی آپ کو
[illegible] کی [illegible] نظر آئی ۔
اتاگے ۔

۔ مخاش کرانی ۔

مولانا پنچ کی نوٹ بک

زمر ولی کا عظیم الشان مدرسہ

اب [illegible] کو [illegible] حکومت کرنے [illegible]
ہو [illegible] نیا اسکول [illegible] ۔ [illegible]
[illegible] اپنے [illegible] کو انکشاف [illegible]
[illegible] چھوڑ کر بھاگ [illegible]
[illegible] ہو گیا [illegible] آنکھوں میں
[illegible] کو یکتا
چھوڑ کے جاتے ہیں

دیکھا زمانہ گیا چھوڑ کے بسمل قاتل
دیکھ [illegible] کیا قاتل قاتل

اب [illegible] صاحب [illegible] گئے [illegible]
[illegible] گئے [illegible] آنے ہیں کہ
[illegible] آنکھوں سے خون کی [illegible]
کا ہے کو اپنے وقت کے [illegible] ہیں

میں [illegible] ہے [illegible]
میں کیا جاؤں [illegible] وقت

کہ [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] صاحب کو
[illegible]

... کے اسباب دیکھیں میں خلل آئے [illegible]
... حضرت کو شش بھی [illegible] آ لے گئے۔
بعض ... [illegible] کے بنانے کی - [illegible]
... [illegible] وڈنگ ذرا بڑا تھا ... خاک [illegible] کے
... بنگ کی [illegible] ... کے
[illegible] پاؤں حلق کے نیچے [illegible]
[illegible] ... ہوگئے بہت رہتے گئے۔
دیدہ ظاہر بینی [illegible] ... یار کہتے ہیں کہ
جو ہر [illegible] ہے ... وہاں بھی تھا۔
... گئے روشن ہیں ... [illegible]
مرسی چھت کے نیچے آرام کر رہے ہیں [illegible] کے
پیدے دروازوں میں ... ہے ہیں ... ایک
ایک ... سرا جو [illegible] آئی [illegible]
اُن کے کمرے کی [illegible] آرام کر رہے۔ [illegible]
آفتاب سر پر آیا۔ آپ چلئے وہاں چلنے کے لیے ہے
سامان بہت کافی تھا حضرت نے [illegible]
عروس [illegible] ایک [illegible] تھا [illegible]
ایک رئیس کا [illegible] کا نٹ [illegible]
آیا اور جناب [illegible] کی [illegible]
[illegible] ہو گیا۔ اب تو ہے
میاں [illegible] کی طرح [illegible]
ٹھیکا بجانے لگیں۔ جنگ کا [illegible] ہوگیا۔ [illegible]
نے [illegible] کی [illegible] گیا [illegible]
ابھی [illegible]۔ جیسے میاں [illegible] کے [illegible] سے
ویسے ہی [illegible] کے۔ [illegible]
اور [illegible] صاحب آئے [illegible]
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا
اب جو [illegible] صاحب اپنے [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی [illegible] کرتے ہیں
[illegible] مستقل [illegible] ہے [illegible] کی
عقل [illegible] رکھے [illegible] کو [illegible] سمجھ لیتے ہیں

معارف الشفاعات حصہ دوم

[illegible] کی [illegible] مشہور [illegible] کا
[illegible] قیمت [illegible]

[illegible]

آپ ہی میاں اور آپ ہی میاں کی بیت کھایا

(دکھ [illegible] صاحب [illegible] کے [illegible] ہیں
صاحب [illegible] لوگوں میں [illegible] کے
جیسے [illegible] نکلے ہیں)

"ارے کون ہے؟" "میں [illegible] آفتاب [illegible]
[illegible] اُٹھے اور [illegible] ہاتھ دھو لیے۔
"ارے کوئی ہے؟ دستر خوان بچھا؟"
بچا چبوترا [illegible] پر بچھایا۔
"ارے کوئی ہے؟ آب خاصہ لاؤ"
لے آ [illegible] سے [illegible]
"ارے کوئی ہے" "جی [illegible] حاضر کرو"
[illegible] کے [illegible] اور گزشتہ [illegible]
[illegible] کی [illegible] رکھ لی۔
[illegible] کر [illegible] اور [illegible]
سے [illegible] آخر [illegible]
[illegible] کی عزت [illegible] حکومت [illegible]
[illegible] حکومت اب [illegible]
قانون [illegible] والی ہے جو مجرم [illegible] کی [illegible]
میں [illegible] کے [illegible] کا [illegible]

"ارے کون ہے"
"حاضر ہیں صاحب"
"[illegible] نے [illegible] نام [illegible]"
"جی ہاں حضور"
"اور یہ جواب بھی تم ہی نے کہا تھا"
"جی ہاں خداوند"
"کیا تم ملزم ہو"
"نہیں حضور [illegible] ملزم [illegible]"
ملزم [illegible] کہاں ہے"
"[illegible] ملزم کی طرف سے [illegible]
اللہ جانتا ہے [illegible] خواب میں بھی [illegible]
صورت نہیں دیکھی۔ اسکی [illegible] کر
[illegible] اور [illegible]
حکومت [illegible] ملزم کی [illegible]
میں سب [illegible] کرلوں"

"اچھا! کیا یہ [illegible] ملزم [illegible]"
"جی نہیں"
"ایں - جی نہیں [illegible] ملزم [illegible]
بلوانا چاہتے ہو"
"[illegible] تو [illegible]
اُس [illegible] کی ہے جس [illegible]
دستخط نہیں کیے"
"ٹھیک ہے [illegible] نے ایک
[illegible] میں [illegible]"
"جی نہیں"
"کیا کہا؟ جی نہیں"
"ارے [illegible] حضور [illegible]
میں [illegible] اپنے جرم سے اقبال کرے"
"بہتر ہے اچھا [illegible]"
"ایں [illegible] حضور [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] کو پھانسی ملنی چاہیے"
"اور نہیں - [illegible] آپ [illegible]
[illegible] ہے۔ آپ کا [illegible]"

چندیں کلید چارہ [illegible] بہر کار
ایں قفل زنگ بستہ [illegible]

[illegible] جاتے ہیں [illegible]
[illegible] کبھی [illegible] صاحب نے [illegible]
[illegible] کبھی میاں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] لیکن [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible] اپنے [illegible] کی
[illegible] آرام [illegible]
[illegible]